REGISTRED L No. 89.

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۰	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰	نمبر (۴۲)

مفید کتابیں! مفید کتابیں! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن	۵/
۲- اصلاح اخلاق	۴/
۳- اصلاح حفظان صحت	۱ر
۴- اصلاح زراعت	۱۰/
۵- افلاس ہند اور اُس کی تردید	۱ر
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی	۲ر
۷- بچوں کی پرورش	۶ پائی

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ ہیں چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں بلکہ ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح	۱ر
۲- خدائے اسلام	۲ر
۳- ینابیع القرآن	۳ر
۴- الکفارہ	۱ر
۵- بائبل یا قرآن	۱۰/
۶- مسیح ابن اللہ	۲ر
۷- اثمار شیریں	۴ر
۸- میزان الحق	۴ر
۹- کشف القرآن	۶/
۱۰- الکنڈی	۱۲/
۱۱- عقائد اسلامیہ	۱۰/
۱۲- آئینہ قرآن	۶/
۱۳- دین اسلام	۱ر
۱۴- ینابیع الاسلام	۱۰/

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئی ہیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مبشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن	۹/
۲- سمپردائے	۹/
۳- ویدوں کی تعلیم	۱۰/
۴- وشنو کے دس اوتار	۲/
۵- رشیوں کا آبائی وطن	۲/
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت	۱ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی	۲/
۸- ویدوں کی قربانیاں	۳ پائی

۹- ویدک تصنیفات ۱/
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور ان سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۸/ ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ ۸/
۴- روح سے معمور زندگی ۴/
۵- طریق دعا ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
۸- القاب مسیح ۴/
۹- اوراد سیرت المسیح ۸/
۱۰- راحت القلوب ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴/
۱۳- انجیل داؤد ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۵- خاندانی فرائض - ۴/ و ۱۲/ و ۸/
ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجیے اور اگر وہ آپ کے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور ان کا مطالعہ کیجیے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ڈیلی) عہ/
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیات پولس ۴/
۴- تاریخ مذہب ۸/
۵- تاریخ روم ۸/
۶- تاریخ مصر ۸/
۷- مرقع روس ۸/
۸- یروشلم کے آخری ایام ۳/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/
ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر ہشی - ایک چینی پاسٹر ۶/
۲- مارکو پولو ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶/
۴- روستہ الکبرا ۶/
۵- سیر ہند - معہ تصویریں عہ/
۶- شہیدان کارتھج ۱۲/
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان ۴/
۹- رابنسن کروسو ۱۲/
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸/
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸/
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴/
۱۳- تلاش حق اردو ۴/
۱۴- تلاش حق رومن ۶/
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶/
۱۶- سورج پرکاش ۹/ و ۱۲/
۱۷- عزت بیشال ۵/ و ۸/
۱۸- چندر لیلا ۲/ و ۶/
۱۹- ابن حمد ۸/
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دوم حصہ ۵/
۲۲- چلینی اور کرونا ۴/
۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲/
۲۴- تمار کا حال ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم عہ/
۲۶- کلیاں اور رلیا ۲/
۲۷- فوز العظیم ۲/
۲۸- دولت لازوال ۸/
یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور ان کے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں بلکہ ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ/
۲- واعظیں از مسیحی تین جلدیں عہ/
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸/
۵- اگسٹن کے اقرارات عہ/
۶- عیسائی مسافر تصویردار عہ/
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸/
۹- گنجینہ اسلام ۸/
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳/
۱۱- کشف الحقائق ۸/
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح ۸/
۱۴- حیات مسیح ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام ۸/ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ وحکومت ۸/
۱۷- راہ نجات ۴/
۱۸- عہد جدید ۸/
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴/
۲۰- مشاہیر عالم ۲/
۲۱- ہند میں مسیحیت ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳/
۲۳- شادی کی بابت ۱/
۲۴- تاریخ طاعون ۹ پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ جمعہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

کوریا کی کلیساؤں نے اس سال تمام کاموں کے لئے ۲۵۰۰۰ پونڈ جمع کئے ہیں اور شفاخانوں کا چندہ اس کے علاوہ ہے۔ کوریا کے مسیحی چندہ دینے میں ایسے سرگرم ہیں کہ اُن کی عورتیں اپنی شادی کے چھلے اور انگوٹھیاں بھی چندے میں دیدیتی ہیں اور اپنے دیگر زیور بھی چندے میں دے دیتی ہیں سیکڑے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ دیتے ہیں اور بعض اپنی آمدنی کا تیسرا حصہ بھی دیتے ہیں۔ کاشکہ دینے کی ایسی روح ہمارے ملک ہندوستان کو بھی عنایت ہو +

ولایت میں سٹوڈنٹ ولنٹیر مومینٹ بڑا کام کر رہی ہے اسکو اب قائم ہوئے ۲۴ سال گذر چکے ہیں اور اس عرصہ میں اس نے کوشش کر کے ۴۳۲۲ خادمان دین تیار کر کے دوسرے ملکوں میں بھیجے ہیں۔ آہ کیسا مبارک کام ہے جو یہ سوسیٹی کر رہی ہے +

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ولایت میں بڑے بڑے امیر الامرا میں سے بڑے نامی گرامی صاحبان پلپٹ پر سے خادمان دین کی طرح سے وعظ کرتے ہیں جن میں سے بعض کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ارل ہلین جو قریب ۹۰ برس سے پلپٹ کی خدمت کرتے ہیں۔ ارکس آف نارتھکوٹ۔ لارڈ کلیمرڈ۔ لارڈ ٹنکیرول۔ لارڈ ریڈ شاک مارکویس آف نارتھمٹن۔ اور لارڈ سکارس ڈیل صاحبان بڑے مشہور و معروف ہیں +

ایڈنبرگ مشنری کانفرنس میں پادری جی۔ ایم۔ بالفیلڈ صاحب نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ اب تک دنیا میں تین میں سے دو غیر قوم ہیں اور ۱۰۰۰۰۰۰۰ آدمی اب تک غیر قوم ہیں اور ۲۵۰۰۰۰۰ آدمیوں اور عورتوں کو کلام سے محرومی ہے +

اخبار ڈیلی نیوز خبر دیتا ہے کہ انگلستان کی کیبنٹ نے پارلیمنٹ کے ممبروں کی تنخواہ کے سوال پر غور کیا اور یہ ٹھہرایا ہے کہ اُنکی تنخواہ ۴۵۰۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہونی چاہئے +

ملک ڈینمارک میں ایک کتا مر گیا ہے جسکے مالک کو اُس کی قیمت ۱۸۰۰۰ روپیہ ملتے تھے لیکن اُس نے اسکو نہ بیچا تھا

کلکتہ یونی ورسٹی ہر سال ۱۰۰۰۰ طالب علموں کا امتحان لیتی ہے +

گریٹ برٹن میں ۲۰۰۰۰۰ گھوڑے صرف شکار کے کام میں لگائے جاتے ہیں +

اٹلی کے بادشاہ نے موٹر کار چلانے کا امتحان پاس کر لیا ہے

ڈاکٹروں نے سفارش کی ہے کہ عمدہ دودھ سے دوسرے درجہ پر خالص شہد خوراک کے لئے مفید ہے۔ اس سے گلے کے امراض نہیں ہوتے +

یو۔ ایس۔ اے کے نقشوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس ملک میں ہر ۱۲ سیکنڈز میں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور ہر ۲۰ سیکنڈز میں ایک موت واقع ہوتی ہے اور ہر ۴۲ سیکنڈز میں ایک شادی ہوتی ہے +

ولایت کے ہوس آف کامنس میں تقریر کرنے والے صاحب کو ۵۰۰۰ پونڈ ملتا ہے اور جب وہ ریٹائر ہوتا ہے تو اُسکو امیر الامرا کا عہدہ ملتا ہے اور اسکے ساتھ ۴۰۰۰ پونڈ سالانہ کی پنشن بھی ملتی ہے +

سال گذشتہ میں انگریزی ٹکسال میں ۱۰۸ ٹن پنیز ۴۷ ٹن ہالف پنیز ۲۵ ٹن فارونگ ڈھالی گئیں۔ اور سال کا ٹکسال کا منافع ۵۰۵۹۵۰ پونڈ تھا +

کناڈا میں لوگ کثرت سے آباد ہوتے جاتے ہیں چنانچہ ۴ سال کے عرصہ میں وہاں پر ۹۲۰۰۰ نئے لوگ آباد ہوئے ہیں +

فونوگراف میں گانے کی فیس بہت زیادہ ہے ایک صاحب سگر کروسو نامے امریکہ میں گانے کے لئے ۴۰۰۰ پونڈ حاصل کرتے ہیں +

ولایت میں سکاٹلنڈ یارڈ نامے ایک جگہ ہے جہاں محکمہ "مجرموں کی تحقیق" کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور یہاں پر ۲۰۰۰ پولس افسر رہتے ہیں۔ دنیا میں یہ پولیس کا سب سے بڑا سٹیشن ہے +

یہ خبر افسوس کے ساتھ سُنی گئی ہے کہ مسٹر آر۔ رام کرشن پلے بی۔ اے جو مقام ٹری وینڈرم میں سیوادے سبی منی نامے ایک اخبار کے ایڈیٹر تھے مسٹر کارٹر نیو نکور کی طرف جلاوطن کئے گئے ہیں اور مطبع مذکور معہ اُسکے تمام سامان کے ضبط کیا گیا ہے +

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحی خلق خلوق

نمبر۹

چوتھا حق۔ جبکہ خدا کے فضل سے مستفیض ہو کر ہم کو نجات حاصل ہو گئی اور وہ خدا کا فرزند ٹھہر چکا تو اب اسکا درجہ اعلیٰ اور افضل ہو گیا اور اب اس کی حالت گذشتہ حالت سے بہتر اور برتر ہی نہیں بلکہ مبارک اور افضل اور بے حد اور بے قیاس اور حقیقی خوشی سے بھری ہوئی بن گئی ہے اور اب آسمانی میراث کا حقدار ہو گیا ہے دنیاوی فانی اور جسمانی لذتوں سے اس کو کام نہیں بلکہ روحانی نعمتوں سے اسکا واسطہ اور تعلق ہو گیا اور اگرچہ وہ کچھ عرصہ کے لئے اس دنیا میں رہکر گذر اوقات کرنے کا وقت بھی پاوے تو بھی اُس کی زندگی کی خوراک اور اُسکی روشنی کا سیلان روحانی لذات اور آسمانی نعمتیں ہونگی جو اُسکو پاک روح کے وسیلے سے بقدر اُسکے ایمان کے اندازے کے زیادہ اور زیادہ حاصل ہوتی رہینگی اور اسکی دنیا کی زندگی کا مقصد خدا کی خدمت کا کام ہو گا جس طرح سے خدا اُس سے اسکو انجام دلاوے غرضیکہ اس کی نئی زندگی نئے ارادے نئی رفتار و گفتار اور پاک چلن اسکو آسمانی خوشی میں داخل ہونے کی لیاقت سے تیار کر کے کامل کرتے ہوئے ابدی زندگی میں داخل کرینگے۔

بعض اوقات کسی خاص کام کے لئے ہم بڑی سرگرمی کے ساتھ دعا مانگتے رہتے ہیں اور جب ایک مدت گذرنے پر بھی ہم کو خدا کی طرف سے دعا کا کچھ جواب نہیں ملتا تو ہم بالکل مایوس ہو جاتے ہیں۔ یا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کے درمیان خداوند مسیح کی خدمت کرتے رہتے ہیں اور جب ایک مدت گذر جاتی ہے اور کوئی روح مسیح کے قدموں میں آتی نظر نہیں آتی تو ہم بادلِ ملول خاطر ہو جاتے ہیں حقیقت میں یہ ہماری اپنی ہی غلطی ہوتی ہے ہم صبر کے ساتھ دُعا اور کام کے نتائج کا انتظار نہیں کرتے اور اسی سبب سے ہم مایوس ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کہ کبھی اس حالت میں آ گئے ہوں وہ پادری سی۔ ای پیٹرک صاحب کے مندرجہ ذیل بیان سے ایک عمدہ سبق حاصل کریں جو کہ اُن کے ذاتی تجربہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

چنانچہ پادری صاحب کا بیان ہے کہ پچیس برس کا عرصہ گذرا جبکہ میں ملک ہند میں وارد ہوا اور میرا خاص شغل اسپیس اگیورتھا۔ ایک دن میں نے خدا سے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا مانگی کہ خداوند اس وقت تک مجھے زندہ رکھے جس وقت تک کہ میں اپنی آنکھوں سے اپنی خدمت کے حلقے میں ہزاروں روحوں کو خداوند مسیح کے قدموں میں آتے نہ دیکھوں۔ میری عزیز بیوی نے دعا کے بعد مجھ سے کہا کہ کیا تم اسی جگہ رہنا پسند کرو گے۔ جب تک ہزاروں روحیں مسیح پر ایمان نہ لے آئیں؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ انہیں دنوں میں خدا کی برکات کا انقطاع ہونا شروع ہوا۔ جو تھوڑی مدت تک رہا۔ پھر میں نے دُعا کی کہ میں تو جھڑی دیکھنا چاہتا ہوں۔ بارش کی طرح تیری برکت کا نزول ہو۔ خدا کا ہزار ہا شکر ہے کہ اس نے میری دعا قبول کی میں نے جو کچھ آنسوؤں کے ساتھ بویا وہ ہنسی اور خوشی کے ساتھ کاٹا۔ اور اس علاقے میں مسیحیوں کا شمار ۱۰۸ ہو گیا۔ "اے میری جان خداوند کی مدح سرائی کر"

نیک کاموں کے لئے چندہ دینا ایک نہایت ہی ضروری اور لابد امر ہے گو کہ اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ نیکی کے کاموں کی ترقی کا انحصار ہمارے چندہ ہی پر کلیۃً طور سے مبنی ہے کیونکہ ان کاموں میں خاص خدا کی برکت کا ہاتھ ہوتا ہے تاہم ایسے چندہ سے ہماری قومی ہمدردی اور نیک خواہش کا اظہار ہوتا ہے جو خدا کی برکتوں میں شامل ہو کر معاون اور محب بنتا ہے ایک صاحب جو کہ گرجے میں کبھی کبھی چندہ دیا کرتے تھے یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتوار کے دن شام کی عبادت میں میں حاضر ہوا۔ میرے سامنے کی بنچ پر ایک نہایت ہی غریب مسیحی بیٹھا ہوا تھا جس کے کپڑے بالکل میلے تھے۔ اور میں نہیں خیال کر سکتا تھا کہ وہ ایک پیسہ بھی چندے میں دے سکتا ہے۔ لیکن جس وقت چندہ ہونے لگا۔ اس غریب مسیحی نے اپنی میلی پگڑی میں سے پیسے کھولے اور چندہ کی تھیلی میں ڈال دیئے۔ یہ دیکھکر میرے دل میں اس بات کا ایسا اثر ہوا کہ پھر کبھی میں نے چندہ دینے سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچا نہ صرف میں اتوار ہی کو چندہ دیتا تھا بلکہ اور نیک کاموں میں بھی چندہ دینے کا عادی ہو گیا۔

وہ لوگ جو کہ اتوار کے دن گرجے میں چندہ دینا یا اور نیک کاموں میں چندہ دینے سے حذر کرتے ہیں وہ اس حقیقی بیان سے بہتر سبق حاصل کریں۔

ریویوز

دیانند چرترت۔ اس نام کا ایک ۲۰ صفحے کا رسالہ شرلن دیورتن صاحب نے جو ایک مشہور ریہو بیڈر ہیں تصنیف کیا ہے۔ دیانند سوامی کی سوانح عمری کے متعلق یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ تحقیق اور تفتیش سے لکھا گیا ہے اور باقی آریہ سماج کی حقیقت خوب کھولکر بیان کر دی گئی ہے۔ خاص خاص واقعات کو دکھلا کر مصنف

نے سوامی دیانند صاحب کی انسانی کمزوریوں اور نقصوں کو بخوبی دکھلایا ہے اور اصل مدعا ان کا خود انکاری اور مذہبی جفاکشی کا نہ تھا بلکہ انواع واقسام کی تدبیروں اور مختلف قسم کے بھیس بدلنے کی غرض کچھ اور تھی۔ یہ بھی مصنف نے صاف طور سے حوالوں کے ساتھ جو آریوں کی لکھی ہوئی سوانح عمریاں ہیں نکالی گئی ہیں ثابت کر دیا ہے کہ یہ باتیں جو اس نے لکھی ہیں فی الحقیقت ایسی ہی واقع ہوئی ہیں جن کو وہ خود مانتے ہیں۔ اب دیکھیں کہ آریا صاحبان اس رسالے کا کیا جواب دیتے ہیں یہ رسالہ مصنف سے ۲ر قیمت پر لاہور سے مل سکتا ہے +

ریویو

الصنعت - اس نام کا ایک ماہواری رسالہ حال میں لاہور سے انجمن موید الصنعت نام ایک سوسائٹی کی طرف سے شایع ہونے لگا ہے جس میں صنعت اور حرفت کے عمدہ مضامین درج ہوتے ہیں۔ اس فن کی ہمارے ملک کو بڑی ضرورت ہے اور جب تک ہمارے ملک کی خاص توجہ اس طرف نہیں ہوئی تب تک کسی قسم کی ترقی ہونی ناممکن ہے۔ اسلئے ایسے رسالوں کی ازحد ضرورت ہے اس کو شایع کرکے انجمن نے ایک ضرورت کو پورا کیا ہے اس میں اچھے اچھے مضامین درج ہوتے ہیں اور نہایت ضروری باتوں اور کارگروں کا بیان موجود ہے جو بڑے بڑے لایق وفایق نامہ نگاروں کی طرف سے لکھے گئے ہیں۔ اس رسالے سے امید ہے کہ بہت سا فایدہ پہنچیگا۔ اور اس قسم کے اور رسالے بھی ملک میں جاری ہونگے اور صنعت وحرفت کو ترقی ہوگی۔ اس کی سالانہ قیمت عہ روپیہ ہے۔ جو لاہور سے ملسکتا ہے +

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول - اس اتفاقیہ امر کو اپنی طرف آسمانی کمک کا سبب سمجھنا بھی عجیب ہی۔ اگر ایسا ہو جاتا ہی۔ اور انسان کسی حادثے سے از خود اپنے خیالات میں ڈر جاتا ہی مگر اس سے فایدہ اٹھا کر اسکو اپنے لئے خاص وجہ بنا کر اپنے لئے کمک آسمانی سمجھنا کوئی دانائی نہیں اگر ایسی غلط فہمی دوسری طرف سے ہو جاتی تو وہ بھی اس کو انسانی سمجھ سکتے تھے۔ یہ ایک محض اتفاقیہ واقعہ ہو گیا تھا +

قولہ - مومن کامیاب ہوئے اور منکر ناکام رہے اللہ تعالے کے فرشتوں نے اپنے بندوں کا ساتھ دیا اور قدرت کی ریت تو نے اپنے لشکروں سے اُن کی نصرت اور یاوری کی

اقول - اگر ایک طوفان کے آنے سے جنگ کا خاتمہ ہو گیا اور طرفین کی فوجیں منتشر ہو گئیں تو اس میں فتح کا اور مغلوب ہونیکا کیا خیال ہو سکتا ہے؟ ایسے وقت میں بہت دقت درپیش ہوتی ہے اور ناچار آدمی کو ایسی آفات سے مقابلہ کرنے کے لایق نہ ہو کر اپنے کاموں سے کنارہ کشی کرنا ہی مصلحت سمجھنا پڑتا ہے۔ ورنہ جو مصیبتیں ایسے طوفان سے ایک طرف تھیں وہی دوسری طرف بھی تھیں۔ یہ تو ذکر ایڈیٹر صاحب نے نہیں کیا کہ قریش کی طرف یہ مصیبت زیادہ تھی اور مسلمان اس سے بالکل بری تھے اور اُن کی طرف امن و امان تھا۔ جبکہ ہر دو ایک ہی مصیبت میں گرفتار تھے تو ایک کے لئے اس کو مدد غیبی تصور کرنا اور دوسرے کیلئے غضب الٰہی سمجھنا عقلمندی سے خالی ہے۔ قرآن کے جو حوالے اس کی نسبت دئے گئے ہیں وہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ لڑائی نہیں ہوئی تھی بلکہ لڑائی کی نوبت نہ آئی تھی صرف طوفان کے سبب سے دونوں لشکر اپنی اپنی جگہوں کو چلے گئے اس پر بھی مندرجہ بالا حاشیہ چڑھا ہی دیا +

قولہ - اصل بات یہ ہے کہ جوں جوں اسلام نے مضبوطی پکڑی مخالفین کی سختی میں بھی ترقی ہوئی +

اقول - اس میں کوئی معجزہ تو نہیں تھا مسلمان جب کہ لڑائیوں پر لڑائیاں جیتتے رہے اور قریشیوں کو شکست ہوتی رہی اور وہ کامیاب نہیں ہوئے تو اُن کی سختی اور کامیابی کیا تھی وہ تو مغلوب ہی تھے اور وہ تو اپنا بچاؤ کرتے رہے پر اپنا بچاؤ نہ کر سکے پر برباد ہو گئے۔

قولہ - اسلام کی مخالفت میں جو آخری کوشش شہر میں کفار کی طرف سے ہوئی وہ یہ تھی کہ اسلام کے بانی علیہ الف الف اسلام کے قتل کا منصوبہ کیا گیا اور اس طرح سے اُنہوں نے اس مذہب کا خاتمہ کرنا چاہا +

اقول - جیسا حال ہے کہ خود بذات خاص وہ جنگ پر دھاوا کیا کرتے تھے اور لڑائی میں خاص حصہ لیتے تھے تو وہ لوگ ان کو سرغنہ سمجھتے تھے اس کو محض اس بنا پر بھی جہاد بنانا بالکل بے بنیاد بات ہے یہ تو آپس کا جنگ تھا پر ہماری دانست میں اسکو مذہب سے کچھ واسطہ نہ تھا طرفین لڑائی بھڑائی کرتے تھے جس طرف سے ان کا قدیم دستور تھا جیسا حال ہیں کہ دوسری طرف سے بے رحمی اور بے دردی سے قریش صدہا ہزارہا قتل کئے جاتے تھے اُس طرح سے وہ بھی انتقام کے لئے ایسا کرتے تھے نہ کہ اُن کا خیال مذہب کا خاتمہ کرنا تھا!۔

قولہ - آنحضرت صلعم کے قتل کی کوشش سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسلام کو مٹا دینے پر تلے ہوئے بیٹھے تھے

اقول - اسکو ان معنوں میں سمجھ لو لیکن مذہب کا معاملہ جنگ کی بنا نہیں تھا بلکہ چونکہ مذہب کے جوش میں مسلمان ایک نیا گروہ بن کر لڑ رہے تھے اور اُن کو مخل ہو رہے تھے۔ وہ انکا مقابلہ کرتے تھے

*

اقتباس

بائیبل مثل ایک کان کے ہے

بعض اشخاص یہہ سمجھتے ہیں کہ بائیبل ایک خوشنما مصالوں کا باغ ہے جس میں پھر کر اور سیر کر کے لوگ اپنی مرضی کے مطابق پھول وغیرہ توڑ سکتے اور خدا کے باغ عدن کے میوے استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن یہہ میرا تجربہ نہیں کہتا بلکہ میں نے بائیبل کو ایک کان کی مانند پایا ہے جسمیں سے کھودنا اور بڑی محنت کرنا پڑتا ہے۔ اور اسکی دولت بغیر محنت اور سخت مزدوری کے حاصل نہیں ہو سکتی پر کان بھی ایسی کہ جس میں بیش قیمت سونا ہو۔ اور نہایت گراں قدر پتھر بھی دستیاب ہوں۔ اور لوگ دن اور رات سخت محنتیں اور جانفشانیں کریں تا کہ اُن کو حاصل کریں۔ میرے خیال میں ایسا ہی حال بائیبل کا ہے جس میں خدا کے پوشیدہ خزانے موجود ہیں پر یہہ گہرے راز بھید بغیر محنت و کوشش اور روحانی مدد کے انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ اسلئے کہا گیا ہے کہ جسمانی آدمی کے لئے وہ بے وقوفیاں ہیں + ڈاکٹر جے۔ ٹاڈ۔

گورنمنٹ پنجاب کے لئے ایک تیسرا اسکرٹری بھی منظور کیا گیا کمشنران بندوبست و آبکاری رہایش کئے گئے +

سٹیشن دہلی کے پاس بصرف ایک لاکھ اسلامی مسافر خانہ بنائینگے زمین مفت چاہی گئی ہے +

ہوائی جہازوں کی نمائش کے لئے والیتکے صاحبان آرہے ہیں جو جابجا دورہ کرینگے +

میر صاحب خیر پور سندہ نے یادگار ملکہ معظم کے لئے ایک لاکھ دیا اسکا ایک حصہ اسلامی تعلیم پر خرچ کرینگے +

مراسلات

ارکان ستہ

مجھے پھر یاد دلانا ہے کہ قرآن عربی میں محکمات اور متشابہات کا نہایت واضح فرق ہے اور یہہ فرق کیا نہیں گیا کیونکہ ایسا کرنے سے ابتداء سے آجتک حضرت مکی کی امت کا مسیحی ہونا لازم آتا تھا لہذا متشابہات معتقدوں نے محکمات کی فی زمانہ وہ قدر کی جو متشابہات کی ہونی چاہئے تھی اور حضرت مکی کی امت متشابہات کی پیروی کرتی آئی درحالیکہ متشابہات کی پیروی کفر و سرکشی قرآن عربی سے ظاہر کی جا چکی تھی +

پس جو قرآن عربی ہم تک پہنچا ہے اور جس کی صحت پر حضرت مکی کو ہمیشہ شبہ ستایا کرتا تھا وہ قرآن عربی اپنے متن میں تین حصے ایسا کلام رکھتا ہے جو متشابہ اور منسوخ او متروک العمل کلام ہے اور اس میں القاء شیطان کا دخل ہے اور اسکی پیروی اور حکمبرداری کفر و گمراہی ہے اُس کلام کو الله اور راسخ العلم یعنے علمائے بائیبل ہی جانتے ہیں اور اس منسوخ اور متشابہ کلام کی پہچان یہہ ہے کہ اس کے معانی اور مطالب بائیبل کے خلاف او بائیبل سے زاید ہیں اور یہہ کتاب المتشابہات کا متن ہے جو محکمات کو تاریک کرنے کے لئے قرآن کے کسی مخالف سے ملایا گیا پس قابلِ اعتبار وہی کلام قرآن ہے جو بائیبل سے لیا گیا اور بائیبل کے معانی کو روشن کرتا ہے باقی تمام قرآن متشابہ ہے جو اعتبار کے لائق نہیں ہے اس کے علاوہ نہ صرف حضرت مکی قرآن عربی کی مذکورہ بالا حالت سے متذبذب تھے پر وہ لوگ بھی سخت شبہات میں مبتلا ہوئے جو قرآن عربی کی صحت و اعتبار او حفاظت پر گواہ مقرر ہوئے تھے اور وہ لوگ اہل الکتاب تھے جنہوں نے جب قرآن عربی کی حالت اور حضرت مکی کے شکوک دیکھے تو انہوں نے قرآن عربی پر ذیل کا فیصلہ سنا دیا جیسا کہ لکھا ہے

يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ اہل الکتاب تجھے کہتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب اتار لا۔ نساء ۲۲ رکوع

اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ۔ الشوریٰ ۲ رکوع

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ۔ بقر ۱۴ رکوع۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ بقر ۱۱ رکوع

اب جس حال میں قرآن عربی میں ابتری متشابہات کی موجود ہے اور علمائے قرآن بالاتفاق اس ابتری اور خرابی کے مقر چلے آئے ہیں اور جبکہ وہی گواہ جو قرآن عربی کی صداقت پر شاہد مان لئے گئے تھے اس کی صداقت پر سخت شبہات رکھتے ہیں اور حضرت مکی جنکا ہر معانی میں فرض منصبی تھا کہ اسکے لفظ لفظ پر یقین رکھے شبہات سے گھبرا اور پھرا دکھایا گیا ہے تو پھر کونسی وجہ ہمارے ہندی علما کو نئی معلوم ہو گئی جس کی بنا پر انہوں نے دین حق اور کلام حق اور تابعین حق کی مخالفت پر اودھار کھا رکھا ہے؟ ایکے سوا ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے فیصلے پر غور کرو۔ اس میں کلام نہیں کہ قرآن عربی میں ناسخ منسوخ اور محکم و متشابہ بلکہ القاء شیطانی تک موجود ہے اور تمام علما اور قرآن عربی اور حضرت مکی تک اسبات کے شاہد ہیں ایسے حال میں مجبوراً ہمیں ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی مخالفت کے باوجود ان سے اتفاق کرنا پڑتا ہے پر اس ترمیم کے ساتھ کہ صرف محکمات قرآن ہی اعتبار و عمل کے لائق ہو سکتے ہیں جنپر عمل کر کے ہر ایک محمدی کو مسلمان یعنے مسیحی ہونا چاہئے پر متشابہات ہرگز اعتبار و یقین کے لائق نہیں ہیں +

باقی آئندہ

ویدوں کی اصل

پرماتما کسی سے دعا مانگنے کی حاجت بھی نہیں رکھتا۔ سو ہم خدا کے الفاظ میں دُعا نہیں مانگ سکتے ہیں۔ اسی طرح خدا کسی کی ستائش نہیں کرسکتا ہے۔ سو ہم خدا کے لفظوں میں خدا کی ستائش بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ اگر وید منتروں کے بانی رشی لوگ نہوں۔ اور وید منتروں کا بانی محض ایشور ہو تو کہنا پڑیگا۔ کہ ایشور آپ ہی آپ سے دعا مانگتا اور آپ ہی اپنی ستائش کرتا۔ اگر آپ کہیں گے کہ کیا ماں باپ بچوں کو مانگنا نہیں سکھاتے۔ ہاں۔ سکھاتے۔ پر جو الفاظ بچوں کے منہ میں ڈالتے ہیں وہ الفاظ بچوں ہی کے الفاظ ہیں۔ اور پھر یہ بھی ایک خاص حالت میں ہوا کرتا ہے۔ یعنی بچے جب تک بچے رہتے ہیں اور اپنی طرف سے بولنا نہیں جانتے ہیں۔ جب بچے بولنا سیکھتے اور اپنی حاجت محسوس کرتے تب آپ سے آپ مانگنے لگ جاتے ہیں۔ اور اُسی حالت میں اُن کا مانگنا بھی مانگنا لقب سے ملقب ہو سکتا ہے۔ دوسرے کا سکھایا ہوا مانگنا اپنی حاجت کے محسوس کے بغیر تو محض طوطے کی بولی ہے۔ کیا آپ اپنے رشیوں کی دعاؤں کو اسی طرح محض طوطے کی بولی سمجھتے ہیں؟ ہم اُن قدیم بزرگوں کی اس قدر بے قدری نہیں کرسکتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ویدک رشیوں نے جو دعائیں مانگیں یا ستائش کے گیت گائے سو اپنے دل سے خود سمجھ کر مانگیں اور گائے اُن دعاؤں کے مانگنے والوں اور گیتوں کے گانے والوں کو بے عقل اور بے سمجھ طوطے کی طرح سمجھ لینا اُن کی اولاد کے لئے نہایت بے ادبی ہے۔ بڑا افسوس یہ ہے کہ سوامی دیانند نے اگر جانور طوطے ہی سے اُنکی تشبیہ دی ہوتی تو بھی رشیوں کی کچھ عزت باقی رہتی۔ لیکن سوامی جی نے قدیم ویدک رشیوں کو تو باجہ یا کاٹھ کی پوتلی کی طرح بالکل خود مختیاری سے خالی قرار دیا۔ سوامی جی فرماتے ہیں:-

دیکھو رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا۔ ایڈیشن اوّل صفحہ ۶۲۔ اس کے معنے یہ ہیں "جیسے باجے کو کوئی بجا دے یا کاٹھ کی پوتلی کو کوئی حرکت کرا دے۔ اسی طرح ایشور نے انکو محض ذریعہ بنایا تھا۔ ※

اب اس خیال کے مطابق بے جان جڑ وستو اور ان زندہ گیان وان رشیوں میں کیا فرق ہے؟ اے اہل ہنود۔ اے اہل ہنود جن قدیم رشیوں کے گیان کا تم فخر کیا کرتے ہو وہ تو محض باجہ یا کاٹھ کی پوتلی تھے؛ وید ودیا کے ظاہر کرنے میں انکا گیان انکی طرف سے مطلق حرکت نہیں کرتا۔ اگر یہی حال ہو تو وید ودیا کو رشیوں کے ذریعہ سے ظاہر کرنے کی بجائے کسی بے جان یا مادی شئے کے ذریعہ سے ظاہر کرنے میں کیا ہرج ہوتا۔ ایسے مسئلہ میں ہمارا خیال بالکل متفرق ہے۔ بائیبل کے مصنف خدا کی سچائی اور خدا کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ خدا کی روح کی تاثیر سے ہر غلطی سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اُنکی خود مختاری بھی قائم رہتی ہے۔ خود مختاری شخصیت کی لازمی خاصیت ہے۔ خدا سے ملنا یا خدا کا کشف حاصل کرنا یا خدا کی روح کی ہدایت سے کچھ لکھنا یا کہنا یا کرنا۔ خدا کے تابع رہنا اور اطاعت کرنا ان تمام باتوں میں انسان کی خود مختاری جاتی نہیں رہتی۔ اور نہ ان باتوں میں خود مختاری کو کھو دینے ہی کی کچھ ضرورت ہے۔ سو بائبل کے مصنف اگرچہ خدا کی روح کی ہدایت و رہنمائی سے لکھتے تھے۔ تو بھی جو کچھ لکھتے تھے اپنی کامل آزادگی اور خود مختاری سے لکھتے تھے۔ اسی کا نام الہام ہے۔ باقی آئندہ

※ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے اُردو ترجمہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مترجم صاحب نے سوامی جی کی باجہ اور کاٹھ کی پوتلی کی مثال کو بالکل اُڑا دیا۔ اور اپنی طرف سے ایک فٹ نوٹ یوں لکھا۔ مگر جو الہام ایشور نے اُن کے سینہ میں دیا۔ اس کے سمجھنے کی طاقت اُن میں موجود تھی" دیکھو صفحہ ۳۱۔

نوٹ۔ جو کوئی عیسائیوں کے مسئلہ الہام سے واقف ہیں وہ صاف سمجھ لیں گے کہ مترجم صاحب نے اپنے اس خیال کو عیسائیوں سے حاصل کیا۔ اگر سوامی جی کی تعلیم میں یہ خیال موجود ہوتا تو وہ باجہ یا کاٹھ کی پوتلی کے ساتھ اُن رشیوں کی تشبیہ نہ دیتے۔

وشوامتر

جب ہزار سال گذر چکے تو وشوامتر نے کچھ چاول کھانے چاہے۔ اس وقت پھر اندر نے آکر اس کو اپنے قابو میں کرنا چاہا۔ اور ایک برہمن کی صورت اختیار کرکے وہ چاول اُس سے مانگے اس نے بلا پس و پیش اور بغیر ایک بھی لفظ کہنے کے وہ چاول اس کو دیدیئے جب وہ ایک ہزار سال تک دم بند کرکے بیٹھا رہا تو اُس کے سر سے دھوئیں کے بادل نکلنے شروع ہوگئے جس سے تینوں لوگوں میں خوف چھا گیا۔ تب آسمانیوں نے برہما سے عرض کی کہ اب وشوامتر کو برہمن کا مرتبہ دیدیجئے کیونکہ کام اور کرودھ اب اُس میں باقی نہیں رہا۔ پس جب برہمن نے اُسکو برہم رشی کرکے آواز دی تو وہ بڑا خوش ہوگیا۔ مگر عرض کی کہ مجھے وید یا اور وشسٹ بھی برہم رشی تسلیم کریں۔ چنانچہ برہما کی وساطت سے یہ بھی کام ہوگیا تب سے وشسٹ اور وشوامتر باہم دوست بن گئے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوستی دلی نہ تھی اور نہ ہی ہو سکتی کیونکہ ترشنکو کے معاملہ میں وشسٹ کے بیٹوں نے انکو برہم رشی تسلیم نہ کیا تھا اور نہ ہی وشسٹ اور نہ اسکے بیٹے اُس یگ میں آئے تھے جو وشوامتر نے ترشنکو کے لئے کیا تھا۔ اگر دوستی ہوتی تو وشسٹ کے بیٹوں کو وشوامتر کیوں مروا ڈالتا۔

مہابھارت کے ادیوگ پرب کے ادھیائے ۱۰۶ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ وشوامتر کی آزمائش کرنے کے لئے دھرم وشسٹ کا بھیس کرکے آیا تھا۔ اس وقت وشوامتر نے جو چاول دودھ اور شہد میں چاول ملاکر پکایا ہوا تھا۔ اور چونکہ ابھی گرم تھا۔ اس نے اپنے سر پر اسکو رکھکر اپنی کٹیا میں کھڑا ہوگیا اور جواب کا انتظار کرنے لگا۔ دھرم نے آکر وہ چاول اس سے مانگ لئے۔ وشوامتر نے بھی بلا عذر دیدیا۔ دھرم یہ دیکھکر بڑا خوش ہوا۔ اور اس سے کہا "اے سر نو پیدا شدہ رشی میں خوش ہوں" اور وہاں سے روانہ ہوگیا۔ اس وقت وشوامتر بڑا خوش ہوا اور اپنے بڑے وفادار اور خدمتگذار شاگرد گلو سے کہا اے بچے تجھے اجازت ہے۔ باقی آئندہ

مورلیسن

اور

اس کا پچاسواں زبور

مورلیسن ایام طفلی میں ہمیشہ خدا سے دعا مانگتا اور بائبل مقدس کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ وہ دن میں تین دفعہ اپنے کمرے کے دروازے بند کر کے خدا سے دعا مانگتا اور سونے سے پہلے بائبل پڑھکر دعا مانگتا اور جب کبھی کوئی رشتہ دار بیمار ہوتا تو وہ اس کے لئے خاص دعا مانگتا اور اکثر اُس کی دعا سے سخت مریض بھی شفایاب ہو جاتے تھے۔ اس کو پورا یقین ہو گیا تھا کہ خداوند میری دعاؤں کو سنتا ہے اس لئے مورلیسن ہمیشہ خدا کے آگے سیدھے دل رہنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ یہ برکتیں اس کو خاندانی دعا اور عبادت سے حاصل ہوئی تھیں۔

جب مورلیسن ابتدائی تعلیم کو ختم کر چکا تو کسی دور کے شہر میں بھیجا گیا اور وہاں ایک بڑے سکول میں داخل ہوا۔ شروع ایام میں مورلیسن نے اپنی دعاؤں کے طریقہ کو بدستور جاری رکھا۔ حالانکہ بعض شریر طلباء نے اس پر تمسخر بھی کیا۔ لیکن رفتہ رفتہ مورلیسن کا روحانی جذبہ کم ہونے لگا۔ اور گستس کی طرح اس کا دل سخت ہو گیا۔

ایک دن کسی اُستاد نے مورلیسن کو کسی تھوڑے سے قصور کے پیچھے سرزنش کی۔ مورلیسن نہایت غصہ ہوا۔ اور اُستاد کی بے عزتی کرنے لگا۔ اسی وقت اس کی روشن ضمیر نے اُس کو قایل کیا۔ مگر مورلیسن نے یہ کہہ کر ٹالا کہ معافی تو نہیں مانگونگا مگر ہاں آیندہ اُستاد کی بے عزتی نہیں کرونگا۔ ایک دفعہ اتوار کے دن عبادت میں شامل نہ ہوا۔ ضمیر نے پھر اُس کو قایل کیا۔ مگر اس نے کہا کچھ پرواہ نہیں۔ غرضیکہ اب مورلیسن دن بدن بُری صحبتوں میں رہ کر بگڑتا گیا اور یہانتک بگڑا کہ بڑے بڑے بزرگ اور دیندار اشخاص بھی اُس کی حرکتوں سے تنگ آ گئے بڑے بڑے عالم اشخاص اس کی آزمایش میں لگ گئے اور مورلیسن کی طبیعت کا میلان بدی کی طرف بڑھتا گیا۔ جب اُس کے والدین کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو وہ نہایت مغموم ہوئے اور مورلیسن کو لکھا کہ جب تک تم چھوٹے مورلیسن نہ بنوگے ہمارے گھر میں تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں۔

مورلیسن نے والدین کے الفاظ کی پرواہ نہ کی اور صاف لکھدیا کہ مورلیسن آپ کے گھر نہیں آ سکتا کیونکہ اُس کا تعلق یہاں آنے سے ٹوٹ گیا۔ باپ کے دل پر اس کا سخت صدمہ پہونچا۔ مگر مورلیسن نے ذرا بھی التفات نہ کی۔ اب مورلیسن اپنی تمام عیاشی میں گذارنے لگا تعلیم بالکل ادھوری رہ گئی۔ وہ بڑا سکول جس میں جا کر اُس نے ایک بڑا آدمی بننا تھا۔ اسکے لئے خراب تر ٹھہرا۔

اب مورلیسن بالکل جوان تھا۔ سکول چھوڑ چکا تھا۔ اور کوئی پیشہ بھی اُسے نہیں آتا تھا۔ مفلسی کی فکر میں اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ اور جب مایوس ہو گیا تو پھر اپنے باپ کے پاس گیا۔ باپ نے موقع کو غنیمت جان کر لڑکے کو بہت تربیت کی۔ اور اُس کے ایام گذشتہ اُسے یاد دلائے جن کو سُنکر مورلیسن نہایت ہی مغموم ہوا۔ کیونکہ نصیحت اب اس کے دل پر کارگر نہ ہو سکی بلکہ اُس کے زخموں پر نمک کا کام کرتی تھی پس وہ پیچ و تاب کھا کر خاموش ہو جاتا۔ دنیا میں متواتر ٹھوکریں کھانے کے بعد مورلیسن کچھ سیدھا ہوا لیکن اپنی جوانی کے دنوں کو برباد کر چکا تھا۔ تو بھی اسے خدا کے وعدے یاد رہے۔

جب مورلیسن سکول میں تھا تو وہ اکثر سنا کرتا تھا کہ لوگ بائبل مقدس سے اپنے لئے اچھا شگون لیتے ہیں۔ پس ایک رات جبکہ سب سو رہے تھے۔ اور بے چینی کی وجہ سے اسے نیند نہ آتی تھی۔ وہ اُٹھا اور اُس نے بائبل لی تاکہ اچھا شگون نکالے۔ اور آنکھ بند کر کے اس نے بائبل کو کھولا پچاسواں زبور اس کے سامنے نکلا پھر اُس نے آنکھ بند کر کے اور دُعا کر کے اپنی اُنگلی اس زبور کی آیت پر رکھی جہاں سے اُس نے زبور کو پڑھنا تھا۔ اُس کی اُنگلی سولھویں آیت پر پڑی۔ جس میں لکھا ہے کہ شریر کو خدا کہتا ہے تجھے میرے حکموں کے بیان کرنے سے کیا کام تو کیوں اپنے منہ سے میرے عہد کا ذکر کرتا ہے۔ حالانکہ تو تربیت سے عداوت رکھتا ہے اور میرے کلام کو اپنے پیچھے پھینکتا ہے۔ جب تو چور کو دیکھتا ہے تو اُس سے راضی ہوتا ہے اور زانیوں کا شریک ہوتا ہے تو اپنا منہ شرارت پر چلاتا ہے اور زبان سے دغا کا منصوبہ باندھتا ہے۔ (۲۰ آیت)

مورلیسن یہ آیتیں دیکھکر نہایت رنجیدہ ہوا اور زار زار رونے لگا اور بولا کہ خداوند نے یہ کلام اس وقت خاص میرے فتوے کے لئے مجھے دیا۔ ہاں میں بڑا کم بخت ہوں میں نے خدا کے حضور شرارتیں کیں۔ میں چوروں اور زانیوں کا شریک بنا۔ کیا یہ سچ ہیں۔ ہاں بالکل درست ہے۔ خداوند مجھے دیکھتا رہا۔ پھر رو کر بولا کہ اے خداوند مجھے اب کوئی تسلی کا کلام بخش یہ کہکر اس نے پھر اس زبور کو پڑھنا شروع کیا اور اور آخر میں اسے تسلی کا کلام ملا۔ . . . . ”جو کوئی ستایش کے ذبیحے گذرانتا ہے۔ وہ میرا جلال ظاہر کرتا ہے اور اس کو جو اپنی چال چلن درست رکھتا ہے میں خدا کی نجات دکھلاؤنگا“ اس آیت نے مورلیسن کے دل پر ابر رحمت کا کام کیا اُس نے خدا کے حضور گھٹنے ٹیک کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور پھر نیک چلن رہنے کی کوشش کرتا اور ہمیشہ خدا کے کلام کو پڑھتا رہتا اس نے اس بات کو محسوس کیا کہ خدا کے کلام کے نہ پڑھنے سے میں نے اپنی زندگی کو برباد کیا۔

ناظرین اس واقعہ سے ہمیں ایک نہایت ہی بہتر سبق ملتا ہے جو لوگ خدا کے پاک کلام کی تلاوت نہیں کرتے وہ اندھیرے میں چل رہے ہیں۔ دنیا بالکل تاریک ہے اور بائبل چراغ۔ اگر آپ اس کے بغیر دنیا میں چلوگے تو ضرور ٹھوکر کھاؤ گے۔ اس لئے اس چراغ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو اور کبھی بجھنے نہ دو۔

ہمیشہ دل سے تو اس پاک بائبل کی تلاوت کر۔
نجات اخروی اس میں ہے تو اس سے محبت کر۔
دعا یہ مانگ حق سے جب تک دنیا میں جیتا ہے
مسیح کے واسطے میری الٰہی تو ہدایت کر ++

راقم جارج ملٹن تائب نوردیانوی
حال مقیم بٹالہ ضلع گورداسپور۔



مسیح ہرگز کرشن کی نقل نہیں تھا

بعض وقت آریہ پرچوں کی قلم سے نکلے ہوئے مضامین بھی عجیب غرائب ہوتے ہیں۔ جنکے پڑھنے سے ایک زندہ دل شخص کو بہت ہنسی آتی ہے۔

آریہ گزٹ مطبوعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۰ء ہماری نظر سے گذرا۔ اس میں ایک نوٹ سری کرشن اور عیسیٰ مسیح کے عنوان سے درج ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی لوگ سری کرشن کو مسیح کی نقل بتاتے ہیں اور آریہ گزٹ اس پر حاشیہ چڑھا کر کہتا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہیں مسیح کرشن کی نقل ہے۔ ہم حیران ہیں کہ آریہ گزٹ نے اس کے لئے کس مستند کتاب کی بنا پر مضمون شروع کیا۔ اگر بقول آریہ گزٹ کسی عیسائی کا ایسا خیال ہو گیا وہ خیال مستند ہے۔ اور تمام مسیحی کیونکر اُس کے ساتھ متفق ہوں ہم اس بات کے ماننے کے لئے بالکل متفق نہیں ہیں کہ سری کرشن مسیح کی نقل تھا یا مسیح سری کرشن کی نقل ہے۔ یہ تو بالکل بے ہودہ خیال ہو ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

کہاں خداوند یسوع مسیح اور اس کی پاک زندگی۔ اور کہاں کرشن اور اُس کی ناجائز عمل کارروائیاں خداوند مسیح بارہ برس کی عمر میں ہیکل میں جاتا ہے اور دین کے عالموں کے ساتھ دھرم کی گفتگو کرتا ہے۔ عالم لوگ اس کی باتیں سن سنکر دنگ ہوتے ہیں برعکس اس کے کرشن (بقول آریہ گزٹ) گیارہ سال کی عمر میں گوپیوں کے کپڑے اٹھا کر درخت پر چڑھ جاتا ہے۔ اور انہیں ناحق دق کرتا ہے اور بقول سناتن دھرمی کرشن بکس چھ اور اٹھارہ ہزار گوپیاں رکھتے تھے۔ توبہ توبہ! نعوذ باللہ۔ اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کیوں ایسے کرشن کو مسیح کے مقابلے میں لاتے ہوئے شرم نہ کھائی۔ ہاں اگر مسیح کے مقابلے میں کرشن کو لاکر اس کا رتبہ بھی بڑا کرنا تھا تو یہ دوسری بات ہے۔ مگر تاہم ایک گریجوائٹ اڈیٹر کو ایسا کرنا نہیں چاہئے تھا پھر آگے چلکر اسی اخبار نے ایک اور گل کھلایا ہے۔ جو ایک اچھے خاصے لطیفہ کی وقعت رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں

عیسائی لوگ بھگتی میں ہندوؤں کے گرو ہوں یہ بالکل ناممکن ہے۔ ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ عیسائی لوگ ہزاروں سالوں تک بھی ہندوؤں کے شاگرد نہیں۔ جیسا کہ پادری گرسولڈ صاحب سیکھنا چاہتے ہیں پھر بھی ہندوؤں کی بھگتی کا سواں حصہ بھی نہ سیکھ سکینگے اڈیٹر صاحب! اگر آپ یہ نہ بھی کہتے تو بھی ہم مان لینے کے لئے تیار تھے۔ کہ ہندوؤں کی کتب مقدسہ کی جو بھگتی ہے۔ وہ عیسائی لوگ بیشک کبھی نہیں سیکھ سکتے۔ ایسی بھگتی کو آپ اپنے پاس ہی رکھیں یا پادری گرسولڈ صاحب کو سکھائیں جو بقول آپ کے اس بھگتی کو سیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم تو آپ کے رشیوں اور منیوں کی تپسیا اور بھگتی دیکھکر اتنے ڈر گئے ہیں کہ آئندہ ایسی بھگتی کا نام بھی نہ لیں گے۔ مگر آفرین ہے آپ پر کہ ایسی گندی بھگتیوں کے آپ دلدادہ بنے بیٹھے ہیں ذرا اخبار نور افشاں کو اپنے مطالعہ میں رکھیئے۔ کیونکہ اس میں آجکل آپ کے رشیوں اور منیوں کے تذکرات شائع ہو رہے ہیں۔ انہی میں بھگتی کی بھی گرہ کھلتی جاتی ہے۔ اگر آپ صداقت سے ان پر غور کرینگے تو ضرور آپ پر ہندوؤں کی بھگتی کا راز کھل جائیگا۔ اور آئندہ آپ پھر کسی کو ہرگز ہندوؤں کی بھگتی کی دعوت دینے کو تیار نہ ہونگے

ایک محقق

عیسائی آدمیوں کی صحبت کا سولہ آنہ اثر

ہمعصر آریہ پتر بریلی مطبوعہ ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء میں ایک نوٹ بعنوان "آریہ سماجیں ہوش میں آئیں" لکھتا ہے جس میں وہ صاف لفظوں میں کہتا ہے کہ آجکل کی نئی روشنی کے زمانے میں تعلیم یافتہ نوجوانوں پر عیسائیوں کا سولہ آنہ اثر ہو چکا ہے۔ اسلئے وہ اپنی روشنی کے خیالات سے متاثر ہو کر ایسی باتیں ماننا چاہتے ہیں۔ جو اُن کی عقل میں درست معلوم ہوتی ہیں۔ یہ حوالہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے کی طرف اشارہ ہے جس کی نسبت آجکل آریوں میں بڑا چرچا ہو رہا ہے۔ اور دو فریق بنگئے ہیں۔ ایک تو گھاس پارٹی مشہور ہے دوسرا ماس پارٹی بتلاتا ہے۔

ہم تو دل سے چاہتے ہیں کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں پر عیسائیوں کا سولہ آنہ اثر ہو جاتا اور وہ ہر بات کو آزماتے اور بہتر کو اختیار کرتے مگر ہمارے خیال میں اب تک سولہ آنہ اثر نہیں ہوا ہے جب وہ اثر یہاں تک ہو جائیگا کہ جسکو سولہ آنہ اثر کہہ سکینگے تب لوگ ضرور عیسائی تعلیم کو بخوشی قبول کرینگے اور ہمارے خیال میں وہ وقت دور نہیں ہے۔ بلکہ نزدیک آتا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام انجیل مقدس زندہ اور تاثیر کرنیوالا کلام ہے جو نہ صرف گورے گورے میں سے ہو کر نکلجاتا ہے اور موثر ہوتا اور ضرور موثر ہوتا ہے۔ یہ وہ آگ ہے جس کے مشتعل کرنے کے لئے خداوند یسوع مسیح آیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ جلد سلگائی جاوے اور اس وقت سے اب تک وہ سلگ رہی ہے اور ضرور وہ شعلہ زن ہوگی اور اپنا عمدہ اثر کئے بغیر نہ رہیگی۔ اس کو تو ہم اپنے ملک ہندوستان کے حال پر پیدا ہوتے ہوئے دیکھنے کے منتظر ہیں اور یہ اب ہوتا جاتا ہے جس کے لئے ہم آئندہ سے زیادہ اثر کے پھیلنے کے خواہاں ہیں۔ جو ضرور پھیلے گا۔

راقم ایک محقق

ہمعصر الحق دہلی مطبوعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۰ء میں ایک نوٹ شائع کیا گیا ہے جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

سنگ اسود کو بوسہ دینا | تعجب ہے کہ ہمہ دانی اور فضیلت کے مدعیان میں بعض زمانہ کے مسلمان بھی سنگ اسود کی تعظیم کو ممنوع اور کفر قرار دیتے ہیں۔ احمقوں کو یہ نہیں معلوم ہے کہ حج اور خانہ کعبہ کے گرد طواف وغیرہ ایک عاشقانہ رنگت کی عبادت ہے جس کی معقولیت اور اہلیت کی توضیح ایک طول بحث کو چاہتی ہے۔ مگر یہ تو بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ مسلمان حج کے موقعہ پر جو جو ارکان ادا کرتے ہیں وہ شعائر اللہ کی تعظیم کے طور پر ہیں نہ کہ سنگ و دیوار کی پوجا اُن کا مدعا ہے۔ یہ سخت نادانی اور خود بینی اور نفسانیت ہے کہ اہم سے اہم مسلمات مذہبی میں اپنی ہی محدود عقل و علم کو حکم قرار دیکر ایک شتاب جو سمجھ میں آیا کہہ گذرے اور لکھ مارا۔ جب خود مسلمانوں کا یہ حال ہو تو

مخالفین تو ازراہ تعصب جتنے بھی حملے کریں تھوڑے ہیں۔

ناظرین غور فرماویں کہ تمام بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سنگ اسود کا بوسہ مسلمات مذہبی میں سے ہے اور ضروری ہے پر بعض مسلمان اسکو ناجائز قرار دیتے ہیں اور ایڈیٹر صاحب ان کو غلطی پر پاکر ترغیب دیتے ہیں کہ بلا سوچے اور عقل کے ورثا سے نکے اس کو ماننا چاہئے مگر دیکھئے کہ ساتھ ہی در و دیوار کے پوجنے کے مخالف بھی بنتے جاتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا مطلب کیا ہے جب کہ صاف طور سے در و دیوار کی پوجا ایک مسلمہ امر ٹھہرا ہوا ہے۔ بموجب عقائد اسلام کے تو پھر بعض مسلمان کیوں اسکے برخلاف کرتے ہیں اور پھر در و دیوار کی پوجا کرتے بھی جاتے ہیں اور اس سے انکار بھی کرنا چاہتے ہیں تعلیم یافتہ گروہ ضرور اسکے برخلاف ہے اور اسلئے یہ ایک بحث طلب امر بنا ہوا ہے۔ جس کے ایڈیٹر صاحب بھی قائل ہیں۔ بہر حال یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ راقم ایک محقق

غزل

مصنفہ شیریں گفتار مسٹر جارج ملٹن تاب لودیانوی

مزہ جاتا رہا جینے کا میرا حال برہم ہے
جگر کو کھینچ لے اے عشق بت تو پنجہ غم سے

کسی کی چشم نورانی کا دیوانہ ہوں میں مجنوں
غزال دشت سے کہدو نہ ہو دو چار دو ہم سے

تری مصلوبیت کا ذکر خوں ہم کو رلاتا ہے۔
نکلکر لخت دل مژگاں پہ آئے چشم پرنم سے

تری سرکار سے جیلے اسے ہو مغفرت حاصل
نہ جائے طفل دل محروم میرا باغ عالم سے

گھٹا میں جھوم کر رحمت کی سر پہ آگئیں تاب
نہ ہے طالع ملی رحمت بھیں یسوعی تیرے دم سے

سوامی درشنانند سرستی
اور
آپ کی حق پرستی

یعنی انضمام مادہ سے جو وجود مرتب ہوا تھا اس کے اجزا کا پراگندہ ہو جانا۔ یہ بات ہم کو عالم میں دکھائی دیتی یعنی اشیاء عالم میں انضمام اور انتشار پایا جاتا ہے جب تک وہ ہمارے حواس سے متحقق ہوتی رہتی ہیں ہم اُن کے وجود کو تسلیم کرتے رہتے ہیں۔ جو نہی کہ تحقق حواس نہ ہوتا ہے ہم اُن کے وجود کو عدم سے بدل دیتے ہیں ایسی اشیا ممکن الوجود کہلاتی ہیں۔

ممتنع الوجود ۔ سوامی جی نے اس کی تعریف یوں بیان فرمائی "ممتنع الوجود وہ ہے جس کی ہستی ناممکن ہو" ہمیں ممتنع کی تعریف سمجھائی یا اُس کی نسبت اپنی مطلق ناواقفیت دکھلائی ہم آپ کو کچھ نہیں کہیں گے۔ سوائے اس کے کہ اس لفظ کی حقیقت بتا دیں۔ سوامی جی یہ لفظ ممتنع الوجود نہیں۔ بلکہ ممتنع بالعقل ہے ممتنع باب افتعال سے اسم مفعول ہے جس کے معنے ہیں منع کیا گیا۔ بالعقل کے معنے ہیں ساتھ عقل کے بس ممتنع بالعقل کے معنے ہوئے منع کیا گیا ساتھ عقل اب سوال پیدا ہوتا کہ وہ جو عقل سے منع کیا گیا ہے کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ واجب الوجود پر عدم طاری نہیں ہوتا۔ یہ بات عقلاً منع ہے اصطلاح فلسفی میں ممتنع بالعقل واجب الوجود کے خلاف کے لئے وضع کیا گیا ہے یعنی ممکن کے وجود پر تو عدم طاری ہوتا ہے لیکن واجب کے وجود پر عدم کا طاری نہ ہونا اقتضائے عقل کے موافق ہے۔ آپ نے ممتنع بالعقل کے اصل معنے کی حقیقت سے ناواقفیت کے سبب اول تو اُسے ممتنع الوجود سمجھا اور اپنی غلطی کو بے چارے محققین کا نام بد کر کے پختہ کیا جس سے آپ کو ممتنع کے ساتھ وجود کے لحق ہونے کا شبہ ہوا۔ وہ واجب الوجود اور ممکن الوجود ہے۔ آپ نے سمجھا کہ ممتنع کے ساتھ بھی وجود ضرور ہوگا اور بعض جانے ممتنع کے ساتھ وجود کا لفظ اضافہ کر دیا۔ اب غور کیجئے کہ لفظ وجود لگا کر آپ نے اُس کی تقسیم تین طرح پر کی اور پبلک ناواقف کی سند کے لئے محققین کا نام پیش کر دیا۔

یہاں ہم آپ کی ایک اور غلطی کی اصلاح بھی ضروری جانتے ہیں تاکہ آپ کو اصطلاحات فلسفی کے درست معنے آجائیں اور ان کو آپ موقعہ مناسب پر استعمال کرنا سیکھ جائیں آپ نے ممتنع کی تعریف میں کہا جس کی ہستی ناممکن ہو۔ سوامی جی اہل کلام نے ممکن کے خلاف معانی کے لئے ناممکن لفظ نہیں رکھا بلکہ محال رکھا ہے۔ جیسے واجب کے خلاف ممتنع ہے ویسے ہی ممکن کے خلاف محال ہے جس خیال کو آپ لفظ ناممکن سے ادا کرتے ہیں۔ اہل کلام اس کو لفظ محال سے ادا کرتے ہیں۔ **لطیفہ**۔ ایک صاحب کوٹ بوٹ سوٹ ڈاٹے دار المذاکرہ میں داخل ہوئے اور خود عجیب انداز سے گھرے ہو کر اپنی جیب سے طلائی گھڑی نکالی اور وقت دریافت کیا۔ ایک صاحب نے بتایا کہ اب چار بج کر دس منٹ ہوئے ہیں۔ آپ نے بڑے تعلق اور ادا سے کہا یہ ناممکن ہے کیسا غیر محل استعمال لفظ ناممکن کا اگر چار بجکر پندرہ منٹ گذر چکے تو ان کا امکان قائم ہو چکا۔ اور اگر نہیں بجے تو وقت میں امکان باقی ہے۔

محال تین طرح کا ہوتا ہے۔ اول محال بالعادت۔ دویم محال بالاستقرار۔ سیوم محال بالعقل۔ اول محال بالعادت وہ ہے جس میں کوئی محال عادت پایا جائے جیسے بکری کا گوشت کھانا۔ محال بالعادت ہے کیونکہ بکری کی عادت میں گوشت کھانا داخل نہیں۔ وہ افعال عادتاً محال ہوا کرتے ہیں جن میں عادت کو دخل نہ ہو۔ دوم محال بالاستقرار وہ ہے جس کا ہونا استقرار سے محال ہو مثلاً ریچھ کا حلوہ پکا کر کھانا محال بالاستقرار ہے۔ کیونکہ استقرار سے ہم جانتے ہیں کہ ریچھ ایسا نہیں کرتے۔ سیوم۔ محال بالعقل وہ ہے جو عقلاً محال ہو جیسے آدہ سیر کے سمائی والے برتن میں پنسیرہ سیر کا آنا۔ در اصل محال بالعقل ہی محال ہے جسکے ساتھ فلسفہ کو دخل ہے۔ باقی دونوں محال اسواسطے رکھے گئے تا محال بالعقل کو کوئی ان دونوں سے متشبہ نہ کرے یعنی محال بالعقل کا امتیاز پورے پورے طور سے ہو جائے

ملک کنعان کی سیر

اُس موقعہ پر روسیوں نے ایک مسافرخانہ بطور سرائے بنا رکھا ہے۔ وادی میں ہوسفطہ ابی سلوم کی قبر۔ مقدسہ مریم کی قبر کی زیارت کی جو ایک چٹان میں کھدی ہوئی ہے۔ یوسف شوہر مریم کی قبر کو دیکھا۔ ایک مکان دکھایا گیا جس کی نسبت یہ روایت بیان کیجاتی ہے۔ کہ جب خداوند یسوع گرفتار کئے گئے۔ تو شاگرد بھاگ کر یہاں آ چھپے تھے۔ ذکریاہ کا مقبرہ۔ مقدس رسول یعقوب یوحنا کی قبریں۔ اس کے بعد گتسمنی باغ کو دیکھا جس درخت کے نیچے خداوند یسوع نے دعا کی تھی۔ وہ زیتون کا درخت بہت پرانا اور ابتک موجود ہے جن کانٹوں سے خداوند کا تاج بنایا گیا۔ اسکا صرف ایک پیڑ موجود ہے۔ اس باغ کے چاروں طرف صلیب کے ۱۴۔ اسٹیشنوں کی تصویر اس طرح بنائی ہیں کہ خداوند کی مصلوبیت کے دکھوں کا سارا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے +

(۱) پلاطوس ہاتھ دھو رہا ہے۔ کہ میں اس شخص کے خون سے پاک ہوں۔ (۲) مسیح کو باندھا ہے (۳) مسیح صلیب اُٹھائے ہوئے ہے (۴) مسیح صلیب اُٹھائے ہوئے گر گیا (۵) مسیح کی والدہ مقدسہ مریم مدد کے واسطے دوڑی آئی ہے (۶) مسیح دوسری دفعہ گر گیا۔ ماں پھر مدد کو آئی ہے مگر سپاہی نے اُسے روک دیا (۷) ماں نے خداوند کے چہرہ پر سے پسینہ پونچنے کو رومال منہ پر پھیرا اور رومال پر خداوند یسوع کی تصویر اُتر آئی ہے (۸) مسیح پھر گر گیا۔ (۹) مسیح کے کپڑے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ (۱۰) مسیح کو صلیب پر لٹا کر کیل ٹھونکے جاتے ہیں۔ (۱۱) صلیب کو کھڑا کیا جاتا ہے (۱۲) صلیب پر سے دفن کے واسطے اُتارا جاتا ہے (۱۳) تجہیز و تکفین کیجاتی ہے۔ (۱۴) دفن کے لئے لیجاتے ہیں اس باغ کے پاس ملکہ ہیلن نے ایک گرجا بنایا ہوا ہے جسکے گنبد سنہری ہیں۔ یہ بشپ فرنچ ہٹین کی ملکیت ہے

باقی آئندہ

شعر و سخن

غزل

آجتک غافل رہا دل ہائے دل افسوس دل
کچھ نہیں تونے کیا دل ہائے دل افسوس دل

اپنے کیوں مالک حقیقی کو گیا تو بھول حیف
واسطے کس کے جیا دل ہائے دل افسوس دل

سوچ ہے تو یہ ذرا یہ زندگی ہے مستعار
جام نخوت کا پیا دل ہائے دل افسوس دل

سیم و زر ریشہ ہوں کی چربی سے نہیں راضی ہو رب
کیوں نہیں اُس کو دیا دل ہائے دل افسوس دل

گل شگفتہ ہو کے کہہ دو منہ لبیوں سے یہہ تم
گر نہ ساتھ عیسو لیا دل ہائے دل افسوس دل

راقم۔ سی۔ نیوٹن۔ گل از دہیرہ دون +

غزل

ہو رہی ہے چار سُو عظمت مسیح کی اندنوں
ملک و امت سب کرے حشمت مسیح کی اندنوں

کھیت پکے ہیں کھڑے مزدور کچھ درکار ہیں
ہم دلائیں اور وں کو رغبت مسیح کی اندنوں

اے مسیحی مومنوں لے لو مشعلیں ہاتھ میں
ساتھ میں ہو تیل اور حکمت مسیح کی اندنوں

رو بہ ترقی دیکھکر یو ہند ساری دنگ ہے
کثرت سے نازل ہو رہی رحمت مسیح کی اندنوں

نہ ڈرو ہرگز ڈرانے سے کسی مردود کے
خوب گل کھل کر کرو خدمت مسیح کی اندنوں

راقم ۔ ایم سی نیوٹن۔ گل۔ از دہیرہ دون

مضامین

بیگناہی

(اور وہاں کے باشندوں نے اُس سے اُس کی جورو کی بابت پوچھا وہ بولا کہ وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اُسے اپنی جورو کہتے ہوئے ڈرا تانہ ہو کہ وہاں کے لوگ ربقہ کے لئے اُسے قتل کریں کیونکہ وہ خوبصورت تھی) دیکھئے انسان کے ڈر سے اپنی جورو کو اپنی بہن بتایا گویا لوگوں کو فریب دیا

قرآن مجید سورہ ابراہیم ۲۳- آیت-

(ربّنا اغفرلی ولوالدیّ وللمؤمنین یوم یقوم الحساب) (اگرچہ اے رب ہمارے بخش مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن کھڑا ہووے حساب) ابراہیم خلیل اللہ تھا تو بھی وہ بے عیب اور بے گناہ نہ تھا کیونکہ اگر وہ بے گناہ ہوتا تو ہرگز وہ ہرگز گناہ کی معافی نہ مانگتا۔

اسی طرح حضرت موسیٰ بہت بڑا جلیل القدر نبی تھا بڑا عالیشان پیغمبر تھا لیکن بیگناہ نہ تھا کیونکہ جب خدا نے اس کو فرعون کے طرف جانے کا حکم دیا تو اُس نے باعث خوف کمزوری ظاہر کیا حضرت موسیٰ کی دوسری کتاب ۳ باب ۱۱- آیت (موسیٰ نے خدا کو کہا میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکالوں) ۶- باب ۱۲- آیت (موسیٰ نے خداوند کے آگے یوں کہا کہ دیکھ بنی اسرائیل نے تو میری نہ سنی پس میں جو نامختون ہونٹھ رکھتا ہوں فرعون میری کیونکر سنیگا) علاوہ اسکے تورات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلکر بیابان میں مسافر تھے حضرت موسیٰ ایک دفعہ ایسی آتش مزاجی سے بولا کہ خدا نے اُسکو ملک کنعان میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی بلکہ وہ بیابان ہی میں رحلت پایا) باقی آئندہ



انتخاب الاخبارات

کیا ہندوستان سلیف گورنمنٹ کے لایق نہیں ہے

لنڈن ٹائمز کے خاص نامہ نگار نے ہندوستان میں سلیف گورنمنٹ کی نسبت ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں سلیف گورنمنٹ ممکن ہی نہیں اس کے متعلق بہت سے اصحاب نے جو خیالات وقتاً فوقتاً ظاہر کئے ہیں اُن سے ناظرین پرکاش ناواقف نہیں پیسہ اخبار نے اسکے متعلق جب ذیل خیالات ظاہر کئے ہیں۔ جو خاص طور پر قابل غور ہیں +

اگرچہ مسٹر چیرول نے اپنے اس نتیجہ تک پہنچنے کے لئے بہت سے چھوٹے بڑے اور جھوٹے سچے واقعات پیش کئے ہیں لیکن نتیجہ بذات خود اُن انیگلو انڈین اصحاب کی رائیوں کا لب لباب ہے۔ جو ہندوستانکو سلیف گورنمنٹ عطا کئے جانے کے سخت مخالف ہیں +

اس قسم کی رائیں ہندوستان میں برٹش حکومت کے عین منشار کے خلاف اور اُس سے متعلق ایک قسم کی سخت بدظنی پھیلانے والے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کا تو اصل مدعا یہہ ہے۔ کہ اہل ہندکو رفتہ رفتہ اس قابل بنایا جاوے کہ وہ اپنے ملک کا انتظام و انصرام خود ہی کرسکیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مختلف الخیال۔ مختلف المذاہب اور مختلف النسل اقوام کو سلیف گورنمنٹ کے قابل بنانا کوہ کندن وکاہ برادردن۔ کے مصداق ہے جو بہت دیر میں انجام پائیگا لیکن برٹش گورنمنٹ کا مدعا جس کا ثبوت اس کم اصلاحات سے بھی ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کو سلیف گورنمنٹ کے قابل بنائے اس کام کو رفتہ رفتہ انجام دے رہے ہیں۔ اور ایک دن آنے والا ہے۔ جبکہ اہل ہند برطانیہ کی سرپرستی میں اپنے ملک کا انتظام و انصرام خود ہی کریں گے۔ اشوک کے زمانہ میں ہندوستان میں اس قسم کی گورنمنٹ رہ چکی ہے۔ پھر جاپان۔ ٹرکی۔ ایران۔ اور ہندوستان میں خود دیسی ریاستوں میں ایک سلیف گورنمنٹ کا قایم ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ ہند میں ایسے گورنمنٹ ہر صورت سے ممکن ہے اس کی تائید اخبار ویسٹ منسٹر گزٹ نے بھی کی ہے اگر ہم اہل ہندکو ساوات کے حقوق دیدیں۔ اور اُن کے نظم و نسق ملک میں حصہ دار بناویں۔ تو ہندوستان میں سلیف گورنمنٹ قایم ہوسکتی ہے۔ اگر اس پر بھی کوئی شخص یا کوئی اخبار یہی کہتا چلا جاوے کہ سلیف گورنمنٹ کی ہندوستانیوں میں نہ کبھی قابلیت پیدا ہوسکتی ہے۔ اور نہ کبھی وہ اہل ہند کے لئے مفید ہوسکتی ہے۔ تو وہ ہندوستان کا سب سے بڑا دشمن اور بدخواہ ہے۔ ہمارے ہمعصر کو یہہ سپرٹ مبارک ہو۔

پرکاش نورافشاں۔ ہمارے خیال میں ہمعصران مندرجہ بالا کی رائے غلط نہیں ہے۔ بلکہ بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ گزشتہ زمانوں کی نسبت اس زمانہ میں مذہبی اختلاف زیادہ بڑھے ہوئے ہیں۔ اور نفاق کی زہریلی اور برباد کن ہوا زیادہ زور سے چل رہی ہے۔ اور قومی نفاق اور جھگڑے اور جدائیاں اسبات کو ثابت کررہی ہیں۔ کہ کسی عمدہ کام کے لایق ہمارا ملک نہیں ہے۔ نہ ہوسکتا ہے۔ تاوقتیکہ حب الوطنی اور میل وصلاح قائم نہ ہوجاوے سرکار چاہے کتنا ہی چاہے پر یہہ ملک اُس کے لایق نہ ہوگا +

جہالت کی موت۔ تحصیل چنیوٹ کے ایک کاری چک میں دو بھائیوں نے روزہ رکھا تھا۔ اُس روز ایک بھائی بیمار ہوگیا۔ تو دوسرا بھائی اپنے مُلاں کے پاس پہنچا اور عرض کری۔ کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ وہ دوائی کھانا چاہتا ہے۔ اگر حکم ہو تو روزہ افطار کردیوے مُلاں نے کہا کہ روزہ توڑنا نہیں چاہیئے۔ خواہ مریض مر ہی کیوں نہ جاوے۔ یہہ خبر لیکر جب وہ گھر آیا۔ تو بھائی کو مردہ پایا۔ اُس پر اُس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا ایک کلہاڑی اوٹھاکر مُلاں کے گھر پہنچا اور ایک ہی وار سے اُس کا تن سر سے جدا کردیا۔ اب پولیس تحقیقات کررہی ہے +

جالندھر میں جلسہ موسیقی

جالندھر میں ہر سال ایک جلسہ موسیقی دیوی کے تالاب پر مہاتما ہربھاگری جی کی یادگار میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ امسال یہہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ر اکتوبر کی تاریخوں کو ہونا قرار پایا ہے۔ ایک خبر سے ظاہر ہے۔ کہ سیٹھ نند لعل نوہریہ کرانچی سے ۵۰۰ روپیہ اس جلسے کیلئے جمع کیا ہے۔ ایسی ہی اور مقامات سے بھی امداد ملنے کی پختہ امید ہے۔ ان دنوں میں دور دور سے لایق اور قابل استاد موسیقی کے جوہر دکھاتے اور داد پاتے ہیں +

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی جانب بھی

دریا اٹک اپنا رخ اختیار کئے ہے۔ جس سے خوف پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہہ شہر بھی کہیں ڈیرہ غازیخاں کی طرح دریا برد نہ ہوجاوے گذشتہ ماہ اگست میں اس دریا کی وسعت چھاؤنی سے دریا خان تک پھیل گئی تھی۔ جو ایک میل کے قریب تھی۔ لیکن آجکل اُس کی چوڑائی اپنی اصل حالت پر آکر صرف ایک میل رہگئی ہے۔ ملٹری ورکس دو لنگر کام موقت چار دن طرف سے پانی میں گھرا ہوا ہے پچھلے ہفتہ میں دریا کا رخ شہر کی جانب تین سو فٹ کے قریب چلا آیا ہے۔ اس باعث اس کو بھی تباہی کا خوف ہر آن لگ رہا ہے۔ خبر ہے کہ گورنمنٹ نے ایک معقول رقم ایک پکا بند بنانے کی غرض سے منظور فرمائی ہے۔ جس کے سے سروے پارٹی کو توجہ

دلائی گئی ہے۔ اور انجنیر انچیف ہند کا نقشہ تیار کرینگے۔

(اخبار عام)

پیداوار کی نکاس } ماہ جولائی میں پنجاب سے جو کپاس ممالک غیر کو بذریعہ جہازات بھیجی گئی۔ ۴۰۶ ہنڈرڈ ویٹ تھے۔ حالانکہ پچھلے سال اسی ماہ میں ۳۵ ہنڈرڈ ویٹ بھیجی گئی تھی۔ گیہوں ۳۸ لاکھ ½ ۲۶ ہزار۔ جو پچھلے سال قریب ۳۹ لاکھ تھی۔ چاول ۲۰۳ پچھلے سال ۲۲۹۶۔ نخود ½ ۳ ہزار ہنڈرڈ ویٹ۔ تخم السی قریب ۷۰۰۰۔ تخم سرسوں ½ ۴ ہزار چائے ۳۶۴ ہنڈرڈ ویٹ بھیجی گئی ہے۔ شروع جنوری سے آخر جولائی تک یہی چیزیں حسب ذیل باہر لے جائی گئیں۔ ان کی قیمت سے زمیندار مالامال ہوگئے۔ اور چائے ۲۰۷ ہنڈرڈ ویٹ سال گذشتہ کے اسی عرصہ میں صرف ۲۹ ہنڈرڈ ویٹ تھی۔ تخم سرسوں دو لاکھ ½ ۵۲ ہزار۔ بمقابلہ ½ ۴۷ ہزار کے۔ تخم السی قریب ۲۲ ہزار۔ (بمقابلہ ۱۰ ہزار کے۔ نخود ۹ لاکھ ۴۴ ہزار (بمقابلہ ۲۵ لاکھ کے چاول اڑھائی ہزار (بمقابلہ) ۲۲ ہزار کے کپاس ۵ لاکھ ۴۴ ہزار (بمقابلہ) ۷ لاکھ ۴۶ ہزار کے۔ اور گیہوں ایک کروڑ ۴ لاکھ۔ ۶۱ ہزار ہنڈرڈ ویٹ بمقابلہ) ایک کروڑ دس لاکھ۔ ۱۵ ہزار کے +

رنگون میں خبر آئی ہے کہ شاہ پرتگال نے جبرالٹر میں خودکشی کر لی ہے۔ لیکن یہ خبر تصدیق طلب ہے (اخبار عام)

بمبئی کے سیٹھ } داسو در گردر دھمند اس نے تھیوسوفیکل سوسائٹی کراچی کو ۵۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔ اس سے وہاں کی سوسائٹی کے متعلق یادگار گورنر بمبئی میں فری ایڈنگ رم لائبریری بنائیں گے (اخبار عام)

پرتگال کی جدید حکومت نے جیل کے دروازے کھولدئے تمام پولیٹیکل جرائم کے قیدی آزاد کئے گئے۔ تمام ملکی عہدوں پر انقلاب پسند فریق لوگ مقرر کئے گئے شاہی پارٹی والے چن چن کر نکالے گئے ہیں +

پرتگال میں جمہور کے انقلاب حکومت کا اعلان کیا گیا۔ عوام کی طرف سے شادیانے بجائے گئے خوشی طاری + **پرتگال** نوآبادیوں نے بھی انقلاب حکومت پر مبارک باد بھیجی اور جمہوری کی ماتحتی منظور کی ہے +

جہالت } مظفرپور کے موضع جہانگیر پور میں وبائے ہیضہ سے بہت لوگ مر رہے ہیں۔ اور یہاں کے باشندوں کا خیال تھا کہ فلاں عورت ڈائن ہے وہی لوگوں کی جانیں نکال کر اُن کو مار ڈالتی ہے اس جوش میں عورت مذکور سخت بیدردی سے ہلاک کی گئی۔ مقتولہ کا لڑکا اپنی والدہ کی چیخیں سنکر اُس کی مدد کو آیا۔ لیکن پہنچنے سے پہلے ہی اُس کا کام تمام تھا۔ دیہاتیوں نے لڑکے کو بہت روکا۔ لیکن وہ تھانہ میں فریادی چلا ہی گیا۔ لیکن پولیس نے کئی ملزم گرفتار کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ڈائن کا مارنا ضروری تھا۔ تاکہ دوسروں کی جانیں بچ جاویں۔ کیسی جہالت

(اخبار عام)

تین سو یاتری گنگا میں ڈوب گئے

مقام گڑھ پاسری گنگاجی کے کنارے قصبہ سوموتی تین کوس کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ ۳ اکتوبر کو اس مقام پر سوموتی کا اشنان پرب تھا۔ لاکھوں آدمی اشنان کے واسطے ایک چھوٹی سی دھار کو عبور کرکے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہزارہا آدمی ۴ اکتوبر کی رات کو دھار کو عبور کرکے ریتے پر آرام کر رہے تھے۔ کہ یکایک آدھی رات کے وقت ایک زبردست سیلاب آیا سب لوگ کنارے کی طرف بھاگے اور دھار کو عبور کرنا چاہا۔ لیکن کئی ناکامیاب رہے۔ اندازہ ہے کہ دو تین سو آدمی کہ وہیں پانی میں بہہ گئے۔ باقی آدمی پانی میں جو گردن تک پہنچتا تھا۔ بڑی مشکل سے کھڑے رہے۔ اور مدد کے لئے فریاد کرتے رہے۔ لیکن افسوس ہے کہ کسی نے مدد نہ کی۔ صبح کو بابو کیول کشن حاکم پرگنہ پہنچے۔ اور انہوں نے انتظام کیا (ایک یاتری) یہہ خبر ۷ اکتوبر کو دفتر ہندوستان میں پہنچی۔ لیکن آج ۱۰ اکتوبر تک اس کا ذکر کسی کے روزانہ اخبار میں بھی نہیں پڑھا معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہہ خبر بالکل سچ ہے جس ملک کے لوگوں کو ایسے اہم اور سنسنی انگیز واقعات کا پتہ کئی روز تک ہو۔ وہاں کے اخبارات کی حالت سراسر قابل افسوس سمجھنی چاہئے + (ہندوستان)

سرحد کے مسلمان ڈاکو اور سردار ہری سنگھ نلوہ } لالہ جوتی پرشاد رئیس تھانیسر نے ہندوستان کے ذریعہ سے ڈیرہ غازیخاں کے خانہ برباد مظلوم ہندوؤں کو صلاح دی ہے کہ وہ تھانیسر کو اپنی جائے سکونت بنائیں۔ اور لکھا ہے کہ پشاور کے ہندو بھی جنہیں وہاں جان و مال کا خطرہ ہے کورچھیتر میں آباد ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر پشاور کے ہندو تھانیسر میں جاکر آباد ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ بدمعاش سرحدی لٹیروں کے حوصلے بڑھ جائینگے اور بہت قلیل عرصہ میں اُنکے حملے پنجاب کے علاوہ جہلم وغیرہ تک شروع ہو جائینگے۔ سرحدی مسلمانوں کی اِنگی سرکشی کا جواب یہ نہیں کہ وہاں کے ہندو باشندے بھاگ کر ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جا آباد ہوں بلکہ اصلی علاج یہ ہے کہ سرحدی لٹیروں سے گورنمنٹ وہی سلوک کرے۔ اور وہی محنت و سائل کام میں لائے جو شیر نر سردار ہری سنگھ نلوہ نے اپنے زمانہ میں اختیار کئے تھے۔ سرکار انگریزی کے حضور میں دست بستہ عرض ہے کہ وہ سرحد پر ہمارے ہندو بھائیوں کے جان و مال کی حفاظت کا بہتر انتظام کریں۔ ([illegible])

گلدستہ اخبار

واشنگٹن کا ایک نجومی شاہ جارج پنجم کی بابت پیشین گوئی کرتا ہے کہ ان کی سلطنت نہایت پر آشوب ہوگی اور صرف ساڑھے چھ سال رہیگی۔ نجومیوں کی بات جب تک پوری نہ ہو جاوے قابل اعتبار نہیں ہوتی +

لندن کے سول سروس کے امتحان میں اس سال صرف ایک ہندوستانی پاس ہوا +

چینیوں میں ۵ کا عدد پاک سمجھا جاتا ہے +

عقاب بغیر خوراک کے ۲۰ روز زندہ رہ سکتا ہے۔ اور کانڈر ریئے آخ ۴۰ روز زندہ رہ سکتا ہے +

جاپان کے ملک میں عورتیں اپنی عمر کے مطابق پوشاک پہنتی ہیں۔ ۲۵ سال تک سونے کی پن لگاتی ہیں۔ ۳۰ برس کی ہوکر سفید پن لگاتی ہیں اور ۴۰ برس کی ہو کر صاف گھونگے کی کنگھی پہنتی ہیں +

شہر نیویارک میں شکسپیر کی کتاب ۴۰ جلدوں میں شائع ہوگی جس کی ہر ایک جلد پر ۱۵ سو روپیہ خرچ ہوگا اور کل پر ۶۰ ہزار روپیہ خرچ آئیگا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ علمی باتوں میں ولایت کہاں تک ترقی کر رہا ہے

برہما میں طلاق کی عجیب رسم بتائی جاتی ہے کہ اگر خاوند اور جورو آپس میں طلاق چاہتے ہیں تو وہاں یہ دستور ہے کہ دو بتیں موم کی لائی جاتی ہیں ایک خاوند کی سمجھی جاتی ہے اور دوسری جورو کی اور جو بتی پہلے بجھ جاتی ہے تو اس کو صرف ایک جوڑا کپڑا لیکر گھر سے چلا جانا پڑتا ہے اور جس کی جلتی رہے وہ گھر میں مالک بنا رہتا ہے یہ بڑا عجیب دستور ہے +

مسلمانان باشندگان چک نمبر ۱۹ اور نمبر ۲۹ رکھ بھراںچ ضلع لائل پور کی بدچلنی کے باعث تعزیری پولیس ایک سال کے لئے قائم کی گئی۔ اس میں ایک ہیڈ کنسٹبل ۸ کنسٹبل ہونگے۔ جنکا سالانہ خرچ ۱۰۸۹ روپیہ ۱۱ آنہ ۲ پائی ہوگا۔ (راجپوت گزٹ)

روٹر دات لگٹن سے تار دیتا ہے۔ کہ دورمشق میں رہنے والے امریکن عہدے داروں نے اپنے مراسلتوں میں لکھا ہے کہ چین میں سخت بے چینی پھیل رہی ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ بہت جلد باکسروں کا سا غدر پھر چین میں پھیل جاوے۔ (راجپوت گزٹ)

سال آئندہ میں توسیع ریلوے اور انہار کے خرچ کا تخمینہ تیار ہو رہا ہے ریلوے کے لئے ساڑھے پندرہ کروڑ اور نہروں کی تعمیر کے لئے ۷۵ لاکھ روپیہ کا تخمینہ کیا گیا ہے یہ تخمینے بغرض منظوری صاحب وزیر ہند لندن بھیجے جاینگے۔

ملک معظم قیصر ہند کے جلوس تخت نشینی کے موقع پر مہاراجہ صاحب میسور کا ارادہ انگلستان جانے کا ہورہا ہے۔

جالندھر سے ہوشیار پور تک اور جالندھر سے سلطان پور تک ریلوے لائین ۱۲-۱۹۱۱ء میں بنائی جائیگی۔

مہاراجہ صاحب ٹراون کور نے اخبار سوابھیمانی کا مطبع خبط کرکے اخبار کی اشاعت بند کردی اور راماں کرشنا پرائے اڈیٹر و مالک کو جار و ریاست سے جلاوطن کر دیا۔

تصحیح خبر

ہم کو افسوس ہے کہ غلطی سے پچھلے ہفتہ ۱۴ صفحہ کی خبروں کی ایک خبر میں بیچ کی عبارت رہ جانے سے وہ خبر بالکل غلط چھپ گئی ہے جس کی تصحیح ہم کرتے ہیں وہ رہے ہوئے الفاظ یہ ہیں۔

سے ایک دوست کو جس نے دوسرے دوست کو ہنسی میں قتل کر دیا تھا اس

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب " " عام آر
غیر ممالک سے " " بھر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	ہے	سے
چوتھائی کالم	بہ	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	عہ	عہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ما بعد کے لئے ا فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں آسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھر اکر یہہ ہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تصور اسو چو تو یہہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی ہمیشہ گھر میں ڈال رکھتے ہو یہہ اعلیٰ عرق کافور تیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی نسخہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد و مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ +
محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہہ عرق تازہ پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی اصل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +
قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ سریا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر دول اکرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے مالعہ کرو نول لعہ +
مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری نیبری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ بھیجنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعے

پادری ای - ایم - ویری - صاحب ڈی - ڈی - اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا